

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۲۱ جلد ۸ | لودیانہ ۲۰ مئی ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

جنگ کے بادل جو افغانستان پر چھا رہے تھے اب پھٹتے جاتے ہیں = عبد الرحمان خان عنقریب کابل میں داخل ہوا چاہتا ہے = افغانستان کا امیر شاید عبد الرحمان خان مقرر ہوگا = غزنی کے غازی منتشر ہوگئے ہیں = سرداران غزنی کی خواہش ہے کہ کابل میں کوئی امیر مقرر کیا جاوے تو بہتر ہے = جلال آباد سے ۸ مئی کو گرشتہ کے تمام مویشی لگمان کے چور لیگئے = یکم مئی تک ...... شتر افغانستان میں ضایع ہو چکے ہیں = بعض اخبار کشمیر کی نسبت طرح طرح کے گمان ظاہر کر رہے ہیں = ٹل کے نزدیک ایک ہزار باغیوں نے حملہ کیا جسمیں اُنہوں نے سخت نقصان اُٹھایا = خبر ہے کہ بیس ہزار لشکر چین نے سرحد سے عبور کرکے ضلع امور میں پڑاؤ ڈالا ہے = قوم وزیری نے بشمولیت دیگر اقوام کے پھر سر اُٹھایا ہے = کابل کے باشندوں کو یقین ہوگیا ہے کہ عبد الرحمان خان بہت جلد انگریزی کیمپ میں پہونچیگا = ایرانی ترکمانوں سے پانچ ہزار شتر روسیوں نے پھر چھین لئے ہیں = جنگ افغانستان میں ۵ کروڑ روپیہ تخمینہ سے زیادہ خرچ ہوگیا = پنجاب کے خزانوں سے لین دین کی بے احتیاطی کے سبب سوا کروڑ روپیہ غایب ہوگیا = جنرل رابرٹس صاحب رخصت لیکر لنڈن جانا چاہتے ہیں = افواج ہند کے سپہ سالار سر گارنٹ ولزلی صاحب مقرر ہوئے ہیں = وسط ایشیا میں بہت سی نئی روسی فوج آئی ہے = دوست محمد خان کے بیٹے محمد عالم خان کو غزنی کی حکومت دیگئی ہے = بابا خوشکر کا کوہستانی مجمع ۲ مئی کو پھوٹ پڑا = افغانستان میں اسوقت ۶۰۰۰۰ انگریزی سپاہی جمع ہوگئے ہیں = جب کابل میں کوہستانی سردار آئے تھے تو اُنکی خوراک کے لئے سرکار انگریزی کا چار سو روپیہ روزانہ خرچ ہوتا تھا - موسیٰ خان بھی مع اپنے وزیر میر بچے محمد جان کے ہمراہ ہوگیا ہے = محمد افضل خان رسالدار کابل سے میر بچہ کے لینے کے لئے گیا تھا اور وعدہ کر گیا تھا کہ اسکو میں لاتا ہوں اب جو واپس آیا ہے تو بیان کرتا ہے کہ وہ تو ایک نہیں سنتا = غزنی کے سردار اب خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ عبد الرحمان خان کو امیر نہ بنایا جاوے بلکہ موسیٰ خان کو امیر مقرر کیا جاوے = وزیری فرقہ کے تین ہزار آدمی ارادہ کر رہے ہیں کہ ہم ضلع بنوں پر حملہ کریں = اگر عبد الرحمان خان کابل کا امیر مقرر نہ ہوا تو افغانستان میں مدت تک فساد رہیگا = سلطان روم خانگی اخراجات گھٹا کر فوج کو بڑھا رہے ہیں - حرم سرائے میں تخفیف ہو تو جانیں = زار روس کو تختہ محجلی کے ذریعہ زہر دیا گیا تھا مگر زار بچ گیا - تجویز ہے کہ لنڈن سے ہندوستان تک ریل بنائی جاوے = غزنی کے اردگرد پھر دشمن جمع ہیں = ترکستان میں عبد الرحمان کے برخلاف سرکشی ہو رہی ہے = سرکار ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہندوستان سے پھر قرض مانگتی ہے = پہلے جو خبر مشہور ہوئی تھی کہ سرکار مہاراجہ کشمیر کو ۹۰ لاکھ روپیہ دیکر کشمیر

نورافشاں

آجکل کی تار برقیوں سے جو افغانستان سے آئی ہیں معلوم ہوتا ہی کہ اب وہاں پر کچھہ امن کی صورت ہوتی جاتی ہی۔ اگرچہ دو چار مفسد برسر پرخاش ہیں تو اُنسے کیا ہوتا ہی کیونکہ جب بہت سے سرداران فوج نے ہماری سرکار کی اطاعت و فرمانبرداری مقبول و منظور کرلی ہی تو وے مفسد کیا کر سکتے ہیں۔ ہماری سرکار کے منشا کے موافق افغانستان کے اکثر سردار یہہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ افغانستان کا امیر انگریز جسکو چاہیں بناویں ہم کو منظور ہی۔ چنانچہ غزنی کی طرف کے سردار بھی اب اسبات پر متفق ہوگئے ہیں کہ سرکار انگریزی جسکو امیر بناویگی ہم منظور کرینگے۔ بس جب یہہ صورت ہی اور ادہر سرکار انگریزی نے بھی ارادہ کرلیا ہی کہ افغانستان کا کوئی امیر مقرر کیا جاوے تو فتنہ و فساد کے فرو ہونے میں کیا شک ہی بشرطیکہ افغانستان کے پٹھان اپنے قول و اقرار پر قایم رہیں اور اگر وے اپنی عادت جبلی کے موافق یہہ وعدے وعید کرتے ہیں تو اب نہیں تو پھر کچھہ دنوں بعد پھلا آتشی فساد بھڑکیگا +

ایران سے خبریں آئی ہیں کہ اب ایران میں قحط روز ترقی ہوتا جاتا ہی بعد فاقہ کشی سے بہت لوگ مرتے ہیں تسپر بھی شاہ ایران کی طرف سے قحط زدوں کی خبرگیری نہیں ہوتی ہی سب جسقدر ایسے لوگوں کی امداد کیجاتی ہی تو وہ صرف ممالک غیر سے امداد ہوتی ہی یعنے یورپ و امریکہ کے عیسائی لوگ خاصکر مشنری مجلسوں کی طرف سے بہت روپیہ انکے پاس بہونچایا جاتا ہی۔ چنانچہ امریکہ کی ایک سوسائٹی نے سال گذشتہ میں بیس ہزار روپیہ قحط زدگان ایران کے لئے روانہ کیا تھا +

ہمکو یاد ہی کہ چند سال گذرے ہیں جب ایران میں سخت قحط ہوا تھا اور بادشاہ اپنی عمارت کی طیاری میں مصروف تھے تو پادریوں نے دیگر اہل اسلام سے قحط زدگان کے لئے چندہ مانگا تھا۔ تو لفظ چندہ کا سنتے ہی مسلمانوں نے جواب دیا تھا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ہم حکم خدا کو ٹال نہیں سکتے ہیں اور نہ ہم تقدیر کو مٹا سکتے ہیں۔ بس جبکہ وہاں کے اہل اسلام کی یہہ حالت ہی تو قحط زدگان کی تو جو نوبت گذرتی ہوگی اُسکو خوب معلوم ہی +

واضح رہے کہ اس قسم کی سخاوت جو کہ عیسائی ممالک سے کیجاتی ہی سو بالکل یہہ سخاوت اُنہیں سے ظاہر ہوتی ہی۔ اور دنیا کے مذاہب میں صرف اسیقدر کیجاتی ہی کہ شاید اپنے ہم مذہبوں کی خبرگیری کا خیال کیا جاتا ہی لیکن وہ قیمت جو کہ خدا نے مسیح کے وسیلہ سے ظاہر کی ہی مسیحیوں کے دل میں ایسی جوش زن رہتی ہی کہ نہ صرف بھائیوں کی خبرگیری کیجاوے بلکہ غیر مذہب والوں سے بھی بھائیوں کا سا سلوک عیسائی اُس محبت کے سبب کرتے رہتے ہیں کیونکہ جیسا کہ مسیح نے اس دنیا میں آکر ہر قسم کے لوگوں سے نیکی کی یہانتک کہ اپنے قاتلوں کے لئے صلیب پر بھی دعا کی یعنے کہا کہ اے باپ اُن کے گناہوں کو معاف کر ویسا ہی انکے پیرو بھی مسیح کے نمونہ پر کچھہ کچھہ کرتے رہتے ہیں اور انکی یہہ کرنی مسیحی دین پر شہادت دیتی ہی +

ایک صاحب ملک سوریہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں کے عربی باشندوں اور ترکوں میں بڑی مخالفت ہو رہی ہی کیونکہ عربی باشندے چاہتے ہیں کہ ملک میں تہذیب پھیلے اور ترک خواہشمند ہیں کہ لوگ بدستور رہیں۔ اور انگریزوں کو عربی و ترک دونوں ناپسند کرتے ہیں۔ سبب اسکا یہہ ہی کہ عربی انگریزوں پر یہہ الزام لگاتے ہیں کہ تم بموجب عہدنامہ مرتبہ برلن تہذیب کو نہیں پھیلاتے۔ اور ترک اسواسطے کہ وے تہذیب کو چاہتے نہیں +

چند روز ہوئے کہ بذریعہ تار برقی یہہ خبر آئی تھی کہ ترکی جدید پارلیمنٹ انگلنڈ سے بہت متردد ہیں اور ممالک یونان و بلگیریہ بہت جوشی ظاہر کرتے ہیں یقین ہی کہ سوریا کے عربی مسلمان بھی اس خوشی میں شامل ہونگے +

اخبار عام لاہور مطبوعہ ۲۵ مئی سنہ حال میں تحریر تھا کہ ایشیا کوچک میں ججوں کی تنخواہ نو سو روپیہ ماہوار ہی اور طرفہ برین یہہ کہ وہ بھی وقت پر کسیکو نہیں ملتی ۴ مہینے سے برابر تنخواہ چڑھی ہوئی ہی۔ دوسرے دیہاتی پولیس کے ایک ایک آدمی کو صرف ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ملتا ہی +

اسپر صاحب ایڈیٹر نصرت الاخبار الطورطعن تحریر فرماتے ہیں کہ واہ رے معلومات کیا سلطان روم ہندوستان کے اخبار نویسوں کے بھی برابر مقدور نہیں رکھتے ہیں ہندوستان کو دانشمندی میں یونان بنا دینگے اسلئے یہہ تحریریں کافی ہیں بھر بتلاتے ہیں کہ کوئی جج ساڑھے تین سو روپیہ کی تنخواہ سے کم کا نہیں ہی اور وہاں کے سائیس کی تنخواہ بھی زیادہ ہی اور ناظر کی تنخواہ علاوہ خوراک کے دو ہزار روپیہ ماہواری ہی +

معلوم نہیں کہ پہلے ایڈیٹر صاحب کی تحریر درست ہی یا صاحب نصرت الاخبار کی تحریر۔ ہاں اسقدر تو ہمکو بھی معلوم ہی کہ وہاں کے ملازمین کی تنخواہ بہت عرصہ سے چڑھی ہوئی ہی اور ملتی نہیں اور بعض سپاہی ناراض ہیں۔ اگر صاحب اخبار عام کی تحریر پر خیال کریں کہ جج کی تنخواہ نو سو روپیہ ہوتی ہی تو رعایا پر ظلم بھی بہت ہی ہوتا ہوگا کیونکہ جج وغیرہ خوب رشوتیں لیکر گذار کرتے ہونگے اور اگر صاحب نصرت الاخبار کی تحریر پر غور کیجاوے کہ ناظر کی تنخواہ دو ہزار روپیہ ہی اور اسیطرح سب کی تنخواہیں زیادہ ہیں تب بھی رعایا پر ہی ظلم ہوتا ہوگا کہ سلطان کی آمدنی کچھہ بہت بھاری نہیں ہی بزظلم و جبر کے وصول ہوتا ہوگا غرض دونوں حالتوں میں رعایا پر ظلم ہی +

ہندوستان اور اُسکا افلاس

ہندوستان کے باشندے اکثر مفلس ہیں۔ یوں تو کہنے کو امیر الامرا عالیجاہ نظام الملک رکن الدولہ پیشوا ہوتیا نوالہ وغیرہ اب بھی ہیں لیکن سونا چاندی ہیرا موتی لعل جواہر جنکے سبب کسی زمانہ میں اس ملک نے شہرت پائی تھی اور جنکے لالچ سے سکندر ذوالقرنین سے لیکے محمود غزنوی تک اسپر شبخون مارتے رہے وہ دن اب ہندوستان کے نہیں رہے نہ وہ ملکی پیداوار ہی رہی اور نہ وہ تجارت۔ خزانہ اُسکا تو زبردست لٹیرے ہمسائیوں کے دستبرد ہوہی چکا تھا۔ البتہ اگر ملکی پیداوار بھی اُسکی محفوظ رہتی تو پھر بھی کسی کے لینے کا نہ تھا مگر نہ کسی ہندو راجہ مہاراجہ نے اُسکا خیال کیا اور نہ کسی شاہ بادشاہ نے پروٹکشن کا قاعدہ مرعی رکھا یعنے بیرونی مال پر سخت محصول اس نیت سے کبھی کسی نے نہ لگایا کہ غیر ملکی اجناس یہاں اگر ذرا دشواری کے ساتھہ بکیں اور یہانکی دولت تاجروںکے ذریعہ سے یوں ہی غیر ملکوں میں نہ جانے پاوے۔ جنسے رکھا کھل کھیل کا معاملہ رکھا تاکہ جو آوے اور جسطور بن سکے لیجاوے +

پھر جب ملک چھوٹے چھوٹے حصوں یعنے ریاستوں میں بٹ گیا اور ہر ایک رئیس اپنی اپنی ریاست پر خود مختار ہوکر من مانا محصول لگانے لگا تو یہہ صورت ہوئی کہ یہاں کا مال یہاں پر ہی بہت قیمت پانے لگ گیا گو اُسکے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانے میں خیلے دشواری ہوگئی تاہم پنجاب کا مال بنگال میں اور بنگال کا پنجاب میں علے ہٰذالقیاس جو گنے پانچ گنے پر بکنے لگا اور بڑا فایدہ یہہ ہوا کہ اس ملک کا روپیہ سمندر پار جانے سے بالکل رک گیا لوگ بھی کچھہ کچھہ آسودہ حال ہوگئے اور محتاجی کی شکایت ملک میں نہ رہی +

لیکن حال میں یہہ صورت پھر بالکل بدلی ہوئی ہے کچھہ تو اہالیان سلطنت جو عموماً غیر ملک کے ہیں یہاں کا روپیہ بمد تنخواہ وغیرہ اپنے ملک میں پہونچادیتے ہیں اور باقی جسقدر ہوتا ہے یہہ آجکل کی فری ٹریڈ یعنے کھلی اور عام تجارت قریباً صاف کرلیجاتی ہے جنس کے عوض یہاں کی جنس بھی لیجاتی ہے مگر برائے نام کاش اگر اجناس کا تبادلہ ہی پورے طور پر ہوتا رہے یعنے بیرونی اشیا کے عوض ہماری روئی چانول چینی چاہ ہاتھی دانت آبنوس نمک چمڑا وغیرہ غیر ملکوں میں جایا کرے تو چنداں نقصان نہیں اُس صورت میں روپیہ تو ملک میں قایم رہیگا مگر افسوس کہ غیر ملک ہماری ان چیزوں کا کچھہ قدر نہیں کرتے امریکہ اور روس کے گیہوں ہوتے ہوتے ہمارے گیہوں کو مطلق نہیں پوچھتے روئی اور چانول بھی امریکا کا ہی اچھا سمجھتے ہیں۔ چین کی چاء دیکھہ کر ہمارے کانگڑہ دیلی کیطرف کم توجہ کرتے ہیں۔ مصری اور چینی بھی تو مصر کی ہی پسند ہے اور فرانسیسی تاجر اُسکو صفا کرکے انگلستان میں نفع پر جا بیچتے ہیں پس جب ہندوستان کی اجناس کا یہہ حال ہے تو بتلاؤ یہہ ملک کیوں نہ روز بروز مفلس ہوتا جاوے اور پھر اس افلاس پر سرکاری اخراجات اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کہ آئے دن ٹکس لگائے جاتے ہیں۔ سو نہ تو کمپنی بہادر نے اس ملک کی غریبی پر ترس کھایا اور نہ قیصر ہند نے ہی اسکی خستہ حالی کو غور کی نگاہ سے دیکھا +

مشنری لوگ انسانی ہمدردی کے رو سے ہر قسم اور ہر درجہ کے لوگونمیں جاتے ہیں۔ ہیں کوشش الامکان دینی باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور خداوند مسیح کا وعدہ سبکے کانوں تک پہونچاتے ہیں کہ تمہارے گناہ بخشے جاینگے نہیں ابدی حیات مفت ملیگی دل تبدیل ہوکر نیا جنم پاؤگے اور اُس نئے جنم میں ابد تک خدا اور خداوند مسیح کے حضور میں بودوباش کروگے وغیرہ وغیرہ۔ یہہ باتیں تو لوگوں کے کانونمیں ضرور بھلی معلوم دیں کیونکہ کون بشر ہے کہ ان نعمتوں کو حقیر سمجھیگا بشرطیکہ اُنکو روزانہ معاش سے اطمینان ہو اور جب دل ہی آٹے دال کے فکر میں غرق ہے تو پھر اُنکو یہہ خیالات کب سوجھتے ہیں۔ وہ لوگ اس قسم کے جواب دینے میں معذور سمجھے جاتے ہیں جب وہ کسی مناد کی وعظ سنکر بالاتفاق اور بےطلاوی پکار اٹھتے ہیں اکہن بھائی دہیان گیان سنھرپادور وٹیاں نے ہتھہ پایہہ کہ پیٹ بھر کھادیاں روٹیاں تے سبھو گلاں موٹیاں۔ غرض جب آدمی کے جسم میں دُکھہ اور پیٹ میں بھوکھہ ہو تو اُسکو اور کچھہ بھی نہیں سوجھتا اور اگر وہ انجیل کی منادی سنتے وقت یہہ کہہ بیٹھے کہ بھول گئے سب راگ رنگ بھول گئیں سب جگڑیاں تین چیز یاد ہیں لون تیل لکڑیاں تو مضایقہ نہیں +

اس مقدمہ میں خداوند مسیح کا کام ہمارے لئے ایک برجستہ نمونہ ہے کیونکہ اُسنے جب لوگوں میں گناہ کی خرابی اور عاقبت کی خوشیوں کا تذکرہ کیا تو بھوکھوںکو بلاکر روٹی اور مچھلی سے آسودہ کیا بیماروں کو کبھی بیمار نہ جانے دیا غرض ہر قسم کے محتاج اُسکے پاس آئے مگر کوئی محروم نہ گیا۔ سو مسیح کے ان کاموں کو صرف معجزہ ہی نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ ہم سبکے لئے اس امر کی ہدایت ہیں کہ نئے خیالات کو رواج دینے کے

لئے ہمکو کن چیزوں کی ضرورت ہے کیونکہ بھوکھوں کے سامنے روٹی جیسی عزیز کوئی شے نہیں اور دنیاوی دکھی کو عاقبت کے سکھ کی اُمید جلدی اثر نہیں کر سکتی اسیواسطے مسیحی لوگوں نے جسمانی دکھ میں ہوکر بھی صبر و قناعت بہت دکھلایا بلکہ خود مسیح کے کاموں سے ظاہر ہے کہ گو اُسنے اپنی ذات میں دُکھ اُٹھاکر صبر کیا مگر دوسرے کی بھلائی میں جان تصدق کرنے تک دریغ نہیں فرمایا۔ سو دین کا خلاصہ یہی معلوم دیتا ہے اور مشن کی ترقی کا بھید بھی بہر حال اسمیں پایا جاتا ہے کل کی بات ہے کہ جنوبی ہند کی طرف سخت قحط پڑا تھا اور جب بیشمار قحط زدوں کو عیسائیوں کے چندے اور انجیل کی منادی کے ساتھ روٹی ملی تو دس ہزار آدمیکے قریب کیا بڑے اور کیا چھوٹے ہر مذہب اور ہر قوم کے عیسائی جماعت میں شامل ہوئے +

بقیہ تذکرہ مسیح کی زندگی اور تعلیم کا

سوا اس واقعہ کے کہ جب وہ بارہ برس کا ہوا ماں باپ کے ساتھ عید فسح کے وقت یروشلم میں آیا اور ہیکل میں اُستادوں کے بیچ بیٹھے ہوئے اُن کی سنتے اور اُنسے پوچھتے پایا گیا اس بات کا ذکر شاید اسواسطے ہوا کہ ہمیں معلوم ہو جاوے کہ خداوند یسوع مسیح بارہ برس کی عمر میں جب یہودیوں کے لڑکے نابالغی سے گذر کر بلوغت میں داخل ہوتے تھے واقف تھا کہ وہ کسواسطے دنیا میں آیا اور چپ چاپ اُسکے لئے طیار ہوا اس تیس برس کے عرصہ میں برگزیدہ قوم پر بڑی بڑی تبدیلیاں وقوع میں آئیں ہیرودیس اعظم نے داؤد کی پورانی سلطنت کے مختلف حصوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور پورانا جاہ و جلال یہودیوں کا کسقدر دوبارہ قایم کیا گیا لیکن اُسکی موت کے بعد اُسکی سلطنت بالکل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور طبریس قیصر روم کی بادشاہت کے پندرھویں برس میں (یعنے اُسوقت سے گنکر جبسے اُسنے اگسٹس قیصر کے ساتھ ۷۶۵ء رومی میں سلطنت شروع کی) یوحنا بپتسمہ دینے والا بیابان میں ظاہر ہوا اور توبہ کی تعلیم کرتا پھرا یوحنا پورانے عہد کے نبیونکے سلسلہ کا ایک پچھلا نبی تھا دو کام کیواسطے آیا اول لوگوں کے سامنے پورانی شریعت کا خوف پیش کرے اور توبہ کیطرف بلاوے دویم اُنکو یاد دلاوے کہ مسیح آنیوالا ہے بلکہ نزدیک ہے اور اُن کے بیچ میں ہے یوحنا کی خدمت گذاری تھوڑے دنوں تک جاری رہی لوگ بہتایت سے اُسکے پاس آئے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرکے بپتسمہ پاتے رہے مسیح بھی آیا اور یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا تین مراد سے اول اُسکی اُمت کے لئے ایک نمونہ ہو کہ ہمیشہ بپتسمہ پاکر جماعت میں داخل ہوں دوم یوحنا کو تسلی ہو کہ اب اُسکے پیشرو کی خدمت جسکے واسطے وہ بھیجا گیا تھا پوری ہوئی سوم ایک ظاہری نشان پایا جاوے کہ یسوع خدا کیطرف سے مسیح ہے خداوند بپتسمہ پاکر اپنی خدمت میں مشغول ہوا لیکن پیشتر اُس کام کے شروع کرنیکے جسکے لئے وہ دنیا میں آیا تھا خدا کو یوں پسند آیا کہ وہ ایک سخت آزمایش کے اندر سے گذر کرے اسواسطے روح کی ہدایت سے بیابان میں گیا تاکہ شیطان سے آزمایا جاوے تینوں آزمایشوں کا بیان جو اُسپر گذریں پہلی تین اناجیل میں مفصل ہے اس مقام میں اُن کی نسبت اسقدر کہنا چاہتا ہوں کہ وے ظاہر کرتی ہیں اُن تین صورتوں کو جنمیں گناہ انسان کے دلپر حملہ آور ہوتا ہے جسمانی راحت تعریف کی محبت نفع کی خواہش لیکن تینوں آزمایشوں میں ایک عام خاصیت ہے وہ یہہ ہے کہ اپنی مرضی اور خواہش کو پسند کرنا برعکس اُس صبر اور نفس کشی کے جو خدا کی مرضی ہے +

سلسلہ وار بیانات کو چھوڑکر اگر ہم مسیح کی خدمت کے پہلے حصہ پر غور کریں یعنے اُس حصہ پر جو کہ اُسکی آزمایشوں سے لیکر پہاڑ پر اُسکا چہرہ بدلجانے تک مسطور ہوا تو ہمیں تین چیز نظر آتی ہیں اول معجزے جو ظاہر کرتے ہیں اُسکی الٰہی رسالت کو دوم وعظ اور مثالیں آسمانی بادشاہت کی بابت سوم واقعات جنمیں مختلف آدمیوں کے چال چلن ظاہر ہوئے +

اول معجزے یہودیوں کو پختہ اُمید تھی کہ جسوقت مسیح آویگا اُنکو معجزے دکھلاویگا کیونکہ نبیوں نے ایسا بیان کیا تھا خداوند کے معجزات نئے عہدنامہ میں تین ناموں سے مذکور ہوئے اول نشان و آیات دوسرے عجائبات تیسرے قدرتی کام اُنکو عجائبات اسواسطے کہا گیا ہے کہ وہ کام حقیقت میں عجایب تھے وہ کام ایسے تھے کہ کوئی اُنکو نہیں کرسکتا تھا جب تک کہ خدا اُسکے ساتھ نہووے اُنکو کام یا قدرت کا کام اسواسطے کہا گیا ہے کہ الٰہی قدرت کا اُن میں ظہور ہے لیکن صرف یہی دو مطلب اُنسے ظاہر نہیں ہوتے تھے مسیح کے معجزات نشان و آیات بھی تھے نشان نہ صرف اُسکی الٰہی قدرت کا بلکہ اُس کام کا جسکے واسطے وہ بھیجا گیا اور اُس الٰہی ذات کا جو اُسمیں موجود تھی یہہ امر ہمپر عیاں ہے اُن معجزات سے جنکا انجیل میں مذکور ہوا کم سے کم سترہ معجزات جسمانی دکھوں کے دفع کرنے میں مذکور ہوئے مثلاً تپ کوڑھ اور [illegible] مرگی [illegible] بارہ برسکا استحاضہ جلندر اندھاپن بہراپن گونگا

پن یہہ سارے معجزات ایک قسم کے تھے وے ظاہر کرتے تھے بنہایت رحمت اور محبت اُسکی تمام کیطرف جسنے اُن بیماریوں کو ہٹایا اور دوسرے قسم کے معجزات جو مسیح نے دکھلائے دکھاتے تھے اُسکا اختیار عناصر کی قوت پر کیونکہ اُن میں اُسنے خلق کی طاقت دکھلائی یا قدرت کے قاعدے یا شرطوں کو موقوف کیا اور مردوں کو زندہ کیا مسیح کے تیسرے قسم کے معجزات اُسکا رعب دکھاتے تھے بنی آدم کے دلوں پر مثلاً اُسنے دو مرتبہ جلوت کے ساتھہ دکاندار اور بیوپاریوں کو ہیکل سے نکالدیا اور اپنی نظر کے ساتھہ اُن افسروں کو ڈرا دیا جو اُسکے پکڑنے کے لئے آئے تھے اُسکے چوتھے قسم کے معجزات میں صرف ایک ہی معجزہ شامل ہے جسمیں اُسنے اپنی طاقت کو ہلاکت کے لئے استعمال کیا جب بے پھلے انجیر کے درخت کو سکھا دیا اِن سارے معجزات کو بغور دیکھنے سے مسیح کی ذات اور افعال کی شناخت ہو رہی ہے وے بتا رہے ہیں کہ مسیح ہمیشہ اپنے کام میں مصروف رہا اور کیسا اُسنے گنہگاروں کو پیار کیا اور کیونکر اُسکی محبت رنگ برنگ ظاہر ہوئی +

باقی آئندہ

مراسلات

ہر وقت اور ہر حال میں نبی کی ضرورت ہی

افسوس ہے کہ بزرگ نما کرداس اور بزرگ رحمت مسیح کے بزرگانہ ارادہ اور میرے ناقص خیال میں محض لفظ ضرورت کی سمجھہ کا اختلاف رہا میں سمجھتا ہوں کہ نبی کی ضرورت ہر جگہہ اور ہر ملک اور ہر زمانہ اور ہر وقت میں برابر ہے اور برابر ہی رہیگی اور اگر یہہ نہیں تو پھر انجیل مقدس کے مضامین کی نسبت اکثر عیسائیوں میں سمجھہ کا اختلاف کیوں ہو جانے تھا کہ کلی اتفاق کے سوا اور کچھہ نہ ہوتا حالانکہ پاؤل رسول صاف فرما گیا کہ اگر اس انجیل کے سوا جو میں تمہیں سُناتا ہوں اگر کوئی شخص اور کچھہ سُنا دے تو وہ ملعون ہوگا سو میں کہتا ہوں کہ اگر پاؤل رسول جیسا آدمی ہنوز ہم میں موجود رہتا تو کب ممکن تھا کہ ایسا اختلاف عاید ہوتا بس نبی کی ضرورت ظاہر ہے +

مسیح کا شہود دنیا پر جیسا عیسائیوں کا عقیدہ ہے بطور نبی کاہن اور بادشاہ کے تھا اور میں پوچھتا ہوں کہ وہ عہدے جنکی اشد ضرورت اُسوقت کے لوگوں کو تھی کیا حال کی اُمت کو نہیں ہے۔ بیشک ہے اور بہر حال ہے کیونکہ میں اچھے اور سچے عیسائیوں کو اکثر یہی کہتے سنتا ہوں کہ عیسیٰ ہمارا کاہن ہے کیونکہ وہ اپنا خون گنہگار انسان کے کفارہ میں ہر گھڑی اور ہر ساعت جب وہ مغفرت مانگتا ہے خدا کے حضور پیش کرنیکو ملیا ہے۔ عیسیٰ ہمارا حقیقی بادشاہ ہے اور ہم پر حقیقی سلطنت کرتا ہے کیونکہ اگر اُسکی حفاظت کا ہاتھہ ہمارے سر پر نہ ہو تو ہم ایک گھڑی بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ عیسیٰ ہمارا نبی ہے اور اپنی کلام کے ذریعہ سے ہر وقت اور ہر ساعت وہی کام کر رہا ہے جو اُسنے عالم شہود میں آکر کیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ نبی کی ضرورت کسی حالت اور کسی وقت میں بھی نہیں ہٹ سکی اور نہ نبوت کی کلام کے بغیر آج تک کسی آدمی پر مسیحی مذہب کی حقیقت منکشف ہوئی +

مانا کہ وہ جلیلی آج کل ٹائبیریس کے کناروں پر بدستور کھڑا ہو کے لوگوں کو وعظ و نصیحت نہیں سناتا تاہم اُسکی کلام اُسی مقام پر کہی ہوئی بدستور موجود ہے اور بزرگان دین یعنے پادری لوگ جا بجا سنانے پھرتے ہیں پس اگر اندنوں بقول ہر دو بزرگان صدر اُسکی ضرورت نہیں رہی تو کیوں لوگ سنتے اور کیوں منادی سناتے ہیں بیشک ضرورت قایم ہے اور عیسائیوں کے واسطے مسیح کے مکرر آنے تک دایم رہیگی +

مسیح نے خود اپنے وقت میں اپنے سے پہلے نبیوں پر اشارہ کر کے یہودیوں کو باواز بلند فرمایا تھا کہ تم لوگ کیوں اُنکی کلام نہیں پڑھتے ہو سو اگر حال میں نبی کی ضرورت نہیں رہی تو بتاؤ مسیح کے اس خطاب سے کیا مراد تھی پھر بیریہ کے لوگوں کو شریف تر سمجھا گیا محض اسواسطے کہ وہ نبیوں کی کلام کی تلاوت سے کبھی باز نہیں رہتے تھے بتاؤ اسکے کیا معنے ہیں۔ یہی تاکہ اُنسے ہر وقت کی ضرورت نکلتی ہے +

اے بزرگان اگر تمہاری پرجوش تحاریر کا یہہ منشا ہے کہ مسیح کے بعد دنیا میں اور کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جیسا مسلمان اپنے پیغمبر کی نسبت بھی تصور کرتے ہیں تو میں بالکل معترض نہیں ہوتا مجھکو آپ کی صرف اسی کلام پر حرف تھا کہ نبی کی ضرورت نہیں۔ سو ضرورت قطعی ثابت کر دیگئی اور یوں تو یہہ میرا خود عقیدہ ہے کہ جب تک ایک نبی کی کلام موجود ہے گویا وہ خود موجود ہے اور جیسا ہر زمانہ اور ہر حال میں ہدایت کی ضرورت لاحق ہے سو ہر ایک اُسکا پیرو اُس سے اپنی ضرورت رفع کرتا ہے مثلاً انجیل کا عیسائیوں کے درمیان ہونا خود مسیح کا ہونا ثابت کرتا ہے اور ہر ایک اپنی ضرورت کے مطابق اُس سے ہدایت پاتا ہے۔ آپ نے لفظ نبی سے کسی اور ہاتھہ پاؤں والے آدم کی اولاد سے مراد لی ہوگی مگر میرا مطلب یہہ نہیں میں نبیوں کی کلام ہی کا ہونا خود نبیوں کا ہونا سمجھتا ہوں اور کلام یعنے نبی کی ضرورت قدرتی طور پر

ہر ایک شخص کے دل میں سمائی ہوئی ہے خیال کرتا ہوں۔

ے جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ + چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند۔

راقم دہی جالندھر کا مسلمان

خط

جناب مرتب نورافشاں سلامت۔

تسلیم۔ درینولا ایک مولویصاحب دہلی سے الور میں آکے محمدی دین کا وعظ بازار میں کرتے ہیں اور جہانتک ہوسکتا مسیحیوں اور دین عیسوی کی مذمت بیان کرنے میں اپنا وقت ضایع کرتے ہیں کل شام کو جب احقر انجیل کی خوشخبری عوام کو سنا رہا تھا مولویصاحب انجیل ہاتھ میں لئے ہوئے ایک بڑی بھیڑ اہل اسلام کی ہمراہ لیکر مجمع میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ مسیح نے انجیل میں کہاں فرمایا ہے کہ میں گنہگاروں کے لئے اپنی جان کفارہ میں دونگا بلکہ یہہ لکھا ہے کہ ابن آدم مارا جائیگا اور ابن آدم شمعون کا نام ہی بندہ نے متی کے ۲۰ باب کی ۲۸ آیت اور یوحنا ۱۰ باب ۱۵ آیت پڑھ کے انہیں سنائی جب مولویصاحب لاجواب ہوئے تو فرمایا کہ یہہ انجیل حضرت عیسیٰ کی نہیں بلکہ متی کی ہے اور یہہ کہکے سب مسلمانوں کو اپنے ہمراہ یہہ کہتے ہوئے لیگئے کہ آؤ بھائیو میں تمہیں عیسیٰ کی انجیل سناؤنگا الور میں وقت بوقت محمدی واعظ آگرہ دہلی وغیرہ سے دین اسلام کا وعظ کرتے ہیں لیکن ان سبھوں کو سنا مگر ان مولویصاحب کے نئے خیالات ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ تلوار سے جہاد کرنے کا حکم قرآن میں کہیں نہیں ہے بلکہ مسیح نے فرمایا کہ میں صلح کرانے نہیں تلوار چلانے کو آیا ہوں۔ وائے برحال ایسے واعظوں کے جو بغیر دریافت مطالب و معنی الٹی پلٹی باتیں عوام کو سنا کر بہکانے پھرتے ہیں آجکل اکثر ملانے مسیحیوں کی دیکھا دیکھی بازاروں میں وعظ کرنے لگے ہیں اور اس ذریعہ سے جہلائے اسلام میں بڑی قدر و منزلت بلکہ نان و پارچہ بے منت حاصل کرتے ہیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے کہ پینے کی کیل پر لات مارنے سے باز رہیں +

الور میں انجیل کا وعظ علی الدوام صبح و شام ہوتا ہے اور ہزارہا آدمی مسیح کی نجات بخش کلام کو سنتے اور فکرمند ہیں خداوند اپنا نور ہدایت انہیں بخشے آمین۔ +

راقم حسن علی سفیر

خط

جناب ایڈیٹر صاحب نورافشاں سلامت۔

نجمن صاحب مدرس ریاضی مشن سکول جالندھر نے آپکے ۲۹ تاریخ ماہ اپریل کے اخبار پر فصاحت میں چند سوال حل طلب تحریر کئے تھے سو بندہ اپنے فہم ناقص سے حل مطلوبہ تحریر کرتا ہوں امید کامل ہے کہ اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں جگہہ عنایت کرینگے +

بندہ خیدا سنگھ طالب علم نابینا مشن سکول لودیانہ

(حل سوال اول) اس سوال کو میں کئی قاعدوں سے حل کرسکتا ہوں اور اسکا جواب کچھہ معین نہیں جتنا فرض کرو صحیح نکل آویگا ہاں البتہ کسر طول طویل آویگی اول میں اس سوال کو عکس کے قاعدہ سے حل کرتا ہوں فرض کرو کہ اخیری دفعہ ہر ایک دفعہ ہر ایک شخص کے پاس ۱۶ و ۱۶ سیر وزن اوروں کو دے دلا کر گیا اب اس سے صاف معلوم ہے کہ چوتھے کے پاس پہلے دوسرے اور تیسرے کے وزن کا نصف یعنے ۸ و ۸ و ۸ تینوں کو ۲۴ سیر دیکر ۱۶ سیر رہا ہے اور دینگو دینے سے پہلے اُسکے پاس ۱۶ + ۲۴ = ۴۰ سیر تھا اور اُن تینوں کے پاس ۸ و ۸ و ۸ سیر تھا اب یہہ معلوم ہوا کہ تیسرے نے چوتھے کو ۴۰ کا نصف یعنے ۲۰ اور پہلے دوسرے کو ۸ کا نصف ۴ و ۴ سیر دیا پس تیسرے کے پاس اوروںکو دینے سے پہلے ۸ + ۴ + ۴ + ۲۰ = ۳۶ سیر تھا اُسوقت چوتھے کے پاس ۲۰ سیر تھا اور پہلے دوسرے کے پاس ۴ و ۴ سیر تھا مگر دوسرے کو ۳۶ کا نصف ۱۸ اور چوتھے کو ۲۰ کا نصف ۱۰ سیر اور پہلے کو ۴ کا نصف ۲ سیر دیا تھا اُسکے پاس اوروںکو دینے سے پہلے ۴ + ۲ + ۱۸ + ۱۰ = ۳۴ تھا اُسوقت چوتھے کے پاس ۱۰ سیر اور تیسرے کے پاس ۱۸ سیر اور پہلے کے پاس ۲ سیر تھا مگر اُس پہلے نے بھی دوسرے کو ۳۴ کا نصف ۱۷ اور تیسرے کو ۱۸ کا نصف ۹ اور چوتھے کو ۱۰ سیر کا نصف ۵ دیا اور اُسکے پاس اوروں کو دینے سے پہلے ۲ + ۱۷ + ۹ + ۵ = ۳۳ اور اُسیوقت دوسرے کے پاس ۱۷ سیر اور تیسرے کے پاس ۹ سیر اور چوتھے کے پاس ۵ سیر تھا پس یہی جواب مطلوبہ ہے + اس سوال کیواسطے ایک نقشہ بھی پیش کرتا ہوں جس سے ناظرین کے دلپر حل سوال کامل طور سے نقش ہوجاویگا +

(دویم) یہہ کہ اس سوال کو میں ایک اور قاعدے سے حل کرتا ہوں جب یہہ معلوم ہوا کہ چوتھے کے پاس اوروںکو دینے سے پہلے ۴۰ سیر تھا اور اُسنے پہلے دوسرے تیسرے سے اتنا لیا جتنا اُسکے پاس ہوتا ہا اسیواسطے ۴۰ ÷ ۲ ÷ ۲ = ۵ سیر پس اُسکے پاس ۵ سیر تھا اور اسیطرح ہی تیسرے کے پاس اوروں کے دینے سے پہلے ۳۶ سیر تھا اور اُسنے صرف

اول دویم سویم چہارم
۱۶، ۱۶، ۱۶، ۱۶   ۸ + ۸ + ۸ = ۲۴
۸، ۸، ۸، ۴۰   ۴ = ۴ + ۴، ۴، ۲۰ + ۲۰
۴، ۴، ۳۶، ۲۰   ۳۴ + ۲، ۱۸، ۱۰
۲، ۳۴، ۱۸، ۱۰   ۳۱، ۱۷، ۹، ۵
جواب مطلوبہ ۳۳، ۱۷، ۹، ۵

پہلے دوسرے سے دو دفعہ لیا تھا اس لئے ۳۶ ÷ ۲ ÷ ۲ = ۹ پس معلوم ہوا کہ اُس کے پاس ۹ سیر تھا اور دوسرے کے پاس ۳۴ سیر تھا اور اُسنے صرف پہلے ہی لیا تھا اِسلئے ۳۴ ÷ ۲ = ۱۷ سیر تھا اور پہلے کے پاس ۱۷ سیر جو اُسنے دوسرے کو دیا + ۱۶ سیر جو اُسکے پاس تھا برابر ۳۳ سیر کہ پس اُسکے پاس ۳۳ سیر تھا اس قسم کے سوالونکے لئے ایک قاعدہ جس سے سوال فی الفور اور بالکل صحیح نکل سکتا ہے لکھتا ہوں (قاعدہ) جسقدر آدمی یا جو کچھ عدد بتلائے جائیں ۱ + ۱ = پہلا اور ۱ + ۲ - ۱ = دوسرا اور دوسرا + ۲ - ۱ = تیسرا اور ۳ + ۲ - ۱ = چوتھا اور چوتھا + ۲ - ۱ = پانچواں ہوگا اور ایسے ہی علی ہٰذا القیاس جسقدر عدد بتلائے جائیں سوال مذکورہ بالا میں ۴ آدمی بتلائے تھے اِسلئے ۴ + ۱ = ۵ پہلا اور ۵ + ۲ - ۱ = دوسرا ۹ اور ۹ + ۲ - ۱ = ۱۷ تیسرا اور ۱۷ + ۲ - ۱ = ۳۳ چوتھا ہوا +

باقی آئندہ

لودیانہ

حضور قیصر ہند کی سالگرہ کا جلسہ ۲۴ مئی کے بجائے ۲۹ مئی کو حسب الحکم گورنمنٹ پنجاب قرار پایا ہے - چنانچہ پیشگاہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے بابت شمولیت جلسہ صاحبان روساء و ممبران کمیٹی ہائے و دیگر عمائد مراسلات و احکام صادر ہو گئے ہیں +

منگل کے روز ۴ بجے شام کے سخت آندھی آئی اور شام تک گرد و غبار اُڑتا رہا +

ہمارے ایک نامہ نگار صاحب نے بہلول پور سے لکھا ہے کہ یہاں پر سخت ژالہ زدگی ہوئی جس سے بہت سا نقصان بھی ہوا +

اطلاع

بعض صاحبان ہمارے دفتر میں گمنام مضامین و سوالات بسبیل ڈاک بھیجتے ہیں ہم انکو درج اخبار نہیں کر سکتے اب برائے اطلاع عام لکھا جاتا ہے کہ کسی صاحب کے گمنام مضمون و سوال کو درج اخبار نہ کیا جائیگا +

رسید زر

معرفت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ رقوم مندرجہ ذیل وصول ہوئیں +

از میونسپل کمیٹی لودیانہ - عہ / ۱۲ر
از میونسپل کمیٹی جگرانوں ضلع لودیانہ - ے
از میونسپل کمیٹی کھنہ ضلع لودیانہ - ے
از میونسپل کمیٹی ماچھی واڑہ ضلع لودیانہ - ے
از میونسپل کمیٹی بہلول پور ضلع لودیانہ - ے
از میونسپل کمیٹی رائے کوٹ ضلع لودیانہ ے
از مدرسہ چپال ناگر ضلع لودیانہ - ے
از مدرسہ بھڑی ضلع لودیانہ - ے
از مدرسہ رقبہ ضلع لودیانہ ے
از مدرسہ ہلوارہ ضلع لودیانہ ے
از مدرسہ بدو وال ضلع لودیانہ - ے
از مدرسہ پکھو وال ضلع لودیانہ - ے
از مدرسہ سانہ وال ضلع لودیانہ - ے
جناب حافظ رحمت علی صاحب از ایبٹ آباد - ے / ۱۲ر
جناب سید محمد حسن صاحب از اٹاوہ - عہ / ۶ر

جناب منشی نہال چند صاحب سپرنٹنڈنٹ کان نمک از منڈی - ے
جناب قائم الدین خان کمشنری کشٹ از متھرا - ے
جناب بابو بادر بابل صاحب انگریزی ماسٹر از جگرانوں - ے
جناب بابو نتھاس صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ از قندھار - عہ / ۴ر
جناب پادری ولیم باسٹن صاحب از انبالہ - ے
جناب وزیر اللہ خان صاحب رسیدار از نائم گنج - ے
جناب منشی حبیب اللہ خان از سیالکوٹ - ے
جناب بابو علاؤ الدین صاحب کمشنری کشٹ از ڈیرہ اسمٰعیل خان - ے / ۱۴ر
جناب منشی جتر سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ - عہ / ۶ر
جناب بابو گنڈا سنگھ صاحب شور کیپر از جہلم - لعہ / ۴ر
جناب مسٹر الیف مگر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر از دہرم سالہ - ے
جناب ڈاکٹر محسن صاحب از جھنبہ - لعہ

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جالندھر کی معرفت رقوم مندرجہ وصول ہوئیں +

از مدرسہ مکند پور ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ بھرالہ ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ بلگہ ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ کھنڈ بالہ ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ جاڈلہ ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ شانکر ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ سنگ کھور ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ اُدگی ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ جنی ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ داپنڈ ضلع جالندھر - ے
از مدرسہ بونڈالہ ضلع جالندھر - ے
از ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع جالندھر - ے
جناب صاحبزادہ نیاز محمد علیخان صاحب از نجیب آباد ضلع بجنور - ۱۲ر
جناب بابو برج لال صاحب از کانگڑہ - ے / ۶ر

آئینۂ قران

موسومہ بہ

فہرست قران

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قران تیار کیجاوے کہ اُسکو دیکھتے ہی فوراً قران کا ہر ایک مقام و مطلب دریافت ہو جاوے مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ چنانچہ اِس مطلب کے حل کرنیکے لئے جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور ۱۸۶۷ء میں ایک فہرست قران اُردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہمسے درخواست کی کہ اگر یہہ فہرست زبان اُردو حروف فارسی میں شایع ہو جاوے تو ہر ایک کو فائدہ پہونچے۔ اِس فہرست میں قران کا ہر ایک مطلب ایک جگہہ جمع کیا گیا ہی یعنے اگر چہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر قران میں کس کس سورت اور رکوع و سیپارے میں ہی تو فوراً ایک ہی جگہہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہی اسیطرح نماز روزہ زکوۃ و نجات و شیطان و جہاد و کافر و دوزخ و بہشت وغیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہی اب ہمارا ارادہ ہی کہ اُسکو فارسی حروف میں چھاپدیں مگر جب تک کم سے کم تین سو درخواستیں ہمکو نہ پہونچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اِسلئے یہہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جسوقت تین سو درخواستیں جمع ہو جائینگی کتاب فوراً چھاپی جاوے گی۔ اِس کتاب کے صفحہ قریب ۴۰۰ کے ہونگے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہونچینگی اُنسے قیمت فی جلد بلا محصول ۸ر معہ محصول ۹ر اور بعد میں ۱۲ر لیجائیگی +

راقم

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

بقیہ خلاصہ باب اول توریت

روز چہارم کا کام

کئے چاند و سورج فلک پر عیاں۔
بنایا اُنہیں تونے بہرِ نشان
ستاروں کو بھی تونے ظاہر کیا۔
فلک کو عجب شان کا کر دیا۔
وہ نیر تھے دو یعنے خورد و کلاں۔
کیا رات دن پر اُنہیں حکمران
حکومت کرے دن پہ نیر کلان۔
کرے رات پر خورد اپنا نشان
یہی کام روز چہارم کا تھا۔
کہ خورشید عالم عیاں ہو چکا
اب اسجا ہی لازم دلا یہہ مجھے۔
کہ خورشید عالی دکھاؤں تجھے
وہ خورشید میر اسیحا ہی جو۔
بیاں اُسکے اب میں کروں حال کو
وہ خورشید عالی ہی جسکا جمال۔
رہا روشنی بخش بادِ بیس سال
ہی مہتاب عالی کلام مسیح۔
ستارے ہیں شاگرد اُسکے فصیح
جو خورشید سے روشنی پاتے ہیں۔
اور دنیا میں نور اپنا چمکاتے ہیں
یونہیں میرے دلکو بھی دے روشنی
کہ کھل جائے اسرار ربانی

باقی آیندہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکو خرید لے +

دستخط

جی ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا